حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز غیر احمدی جرمن مہمانوں سے خطاب

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کیلئے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے۔ جرمنی کے مختلف شہروں اور علاقوں سے آنے والے جرمن مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔

اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 1488 تھی۔ جرمنی میں آباد مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے 445 مہمان اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ مختلف عرب ممالک کے 218 مہمان شامل ہوئے۔

علاوہ ازیں بلغاریہ، میسیڈونیا، ترکی، سربیا، بوزنیا، البانیا، کوسوو، اٹلی، سپین، بیلجیم، لتھوانیا، کروشیا، آسٹریا، ہالینڈ، فرانس، اسٹونیا، ھنگری، مانٹینیگرو سے آنے والے مہمان شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔

بعد ازاں چار بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ سب امن و سلامتی سے رہیں اور آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوں۔

سب سے پہلے میں اپنے غیر احمدی مہمانوں کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو ہماری جماعت کے ممبر نہ ہونے کے باوجود ہمارے جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ آج میں اپنے خطاب میں بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مختصر بات کروں گا اور وہ لازوال کوششیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کیں، ان پر روشنی ڈالوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ممکن ہے کہ یہ سن کر آپ حیران ہوں کہ آجکل تو بہت سے نام نہاد مسلمان دنیا کا امن تباہ کر رہے ہیں اور اپنے انتہاپسند اقدامات کو قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے منسوب کر رہے ہیں۔ جہاں وہ نہایت سفاکی سے فساد اور دہشت پھیلا رہے ہیں وہاں یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کے اعمال اسلام کی سچی تعلیمات پر مبنی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

سے ایک احمدی مسلمان کا ایمان کیسے بڑھ سکتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ بات آپ کو سوچنے پر بھی مجبور کر دے کہ احمدی مسلمان بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ہیں جو انتہاپسندی کو فروغ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خیال اور اندازہ کلیۃً غلط ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس، پہلے تو میں یہ واضح کر دوں کہ احمدی مسلمان دنیا میں امن کو فروغ دینے کے لئے اپنی کوششوں میں انتہائی مخلص ہیں اور ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ وہی کام کریں جس کا وہ پرچار کرتے ہیں۔ ہمارے ظاہر و باطن میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ ہم اُنہی تعلیمات کے مطابق زندگیاں بسر کرتے ہیں جنہیں ہم اپنے دلوں میں سچی اسلامی تعلیمات سمجھتے ہیں۔ میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب احمدی مسلمان امن، تحفظ اور 'محبت سب کیلئے' کا پرچار کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات پیش نہیں کرتے بلکہ اسلام کی سچی تعلیمات کا ہی اظہار کرتے ہیں۔ اسلام ہر پہلو سے امن، ہم آہنگی، برداشت اور محبت کا مذہب ہے۔ یقیناً یہ اسلامی تعلیمات ہی ہیں جن کے باعث احمدی تمام اقوام کے لئے خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم محبت کے جذبات رکھتے ہیں۔ اور یہ صرف اسلام ہی ہے جس کی وجہ سے ہم دنیا میں حقیقی امن چاہتے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اس ظاہری تضاد اور مخمصے کی وجہ سے غیر ضروری طور پر پریشانی اور تشویش میں مبتلا رکھوں یعنی ایک طرف احمدی مسلمان دوسرے مسلمانوں کے انتہاپسند اقدامات کی مذمت کرتے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ ایسے انتہاپسند اقدامات ان کے ایمان میں تقویت کا باعث ہیں۔

اس کو واضح کرنے اور سمجھانے کے لئے میں آپ کو 1400 سال قبل بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لے جانا چاہتا ہوں۔ اُس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل کے بارے میں ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں پر روحانی تاریکی کا ایک دور چھا جائیگا اور وہ ایمان سے کلیۃً عاری ہو جائیں گے۔ اس دور میں مسلمانوں کے اعمال اسلام کی حقیقی تعلیم سے بالکل متضاد ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ نام نہاد مسلمان علماء اور رہنما اسلامی تعلیمات کی بالکل غلط تفسیر کریں گے اور ان کی ذہنیت صرف فساد اور ناانصافی بڑھانے پر ہی منتج ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

تاہم مسلمانوں کی اس مخدوش حالت کی پیشگوئی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ فتنہ و فساد کے ایسے دور میں اللہ تعالیٰ اسلام کے احیاء اور اس کی سچی تعلیمات پھیلانے کے لئے ایک شخص کو مبعوث کرے گا۔ جسے مسیحِ موعود اور امام مہدی کے طور پر بھیجا جائے گا اور وہ اسلام کی پُرامن اور اصل تعلیمات کو تمام دنیا میں نافذ کرے گا۔ وہ انسانیت کو اسلام کے حقیقی روحانی نور سے روشناس کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس عظیم پیشگوئی کے دونوں حصے پورے ہو چکے ہیں۔ یعنی ایک طرف تو اسلام اور اس کی تعلیم آلودہ ہو چکی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں مسیح موعود اور امام مہدی کو بھی بھیج چکا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں اسلام کے حقیقی چہرے سے پردہ اٹھایا اور اسکی عظیم الشان تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ثابت کیا کہ انسانیت کی تاریخ میں امن کے سب سے بڑے سردار اور رہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ یہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا ہی ہے کہ ان نام نہاد مسلمانوں کے ہولناک اعمال کو دیکھ کر احمدی مسلمانوں کے ایمان کو تقویت ملتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اس تعارف کے بعد میں اب مختصراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سچی تعلیمات پیش کرنا چاہوں گا جو دنیا میں دیرپا امن قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال کوششوں کی عکاس ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ایک بنیادی اور اہم نکتہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا، وہ یہ ہے کہ دنیا میں ہر کسی کی ذہنیت اور ترجیحات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اکثر لوگ امن چاہتے ہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ بہت سے لوگ صرف اپنے ذاتی امن اور تحفظ کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں دوسروں کی فلاح کی فکر نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے یا بالکل ہی نہیں ہوتی۔ انسانی نفسیات کا علم بتاتا ہے کہ جہاں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ امن و سکون میں رہے، وہاں یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کے دشمن یا مخالفین خوشی اور امن سے زندگی گزاریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہ بھی سچ ہے کہ لوگ امن کی مختلف اقسام کو اہمیت دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض صرف اپنے دلوں اور ذہنوں کے امن و سکون کو اہمیت دیتے ہیں، بعض اپنے گھر کے امن و سکون کو اہمیت دیتے ہیں جبکہ دیگر اپنے ہمسایوں میں امن کے خواہاں ہوتے ہیں۔ کچھ افراد اپنے قصبوں اور شہروں کو جبکہ دیگر اپنے ملک کے امن کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن اپنے مخصوص رجحان کے علاوہ انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی کہ دوسرے شہروں اور ملکوں میں کیا ہو رہا ہے۔ انہیں دنیا کے دوسرے حصوں میں رہنے والے ان لوگوں کے لئے جو مصائب و شدائد میں مبتلا ہیں کوئی ہمدردی اور محبت محسوس نہیں ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پہلے ادوار میں تو اس بے حسی اور سرد مہری کا کچھ جواز تھا کیونکہ معاشرے اور قومیں اس طرح باہم مربوط نہ تھیں، جیسا کہ اب ہیں۔ اُس دور میں مواصلات کے ذرائع بہت ہی محدود تھے اور ایک علاقہ اور ملک کے حالات کی خبر دوسرے علاقوں تک پہنچنے کیلئے ایک زمانہ درکار ہوتا تھا۔ اور اکثر خبر پہنچتے پہنچتے ہی پرانی ہو جاتی تھی اور حالات پھر سے تبدیل ہو جاتے تھے۔ لہٰذا ان ادوار میں دوسروں کی تکلیف کو فوری محسوس کرنا اور دور دراز علاقوں میں لوگوں کی مدد کرنے کی کوشش کرنا بہت مشکل تھا۔ تاہم آج دنیا یکسر بدل گئی ہے اور گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔ بہرحال جبکہ دنیا باہم مل چکی ہے، فاصلے سمٹ چکے ہیں اور مواصلات کی روکیں زائل ہو چکی ہیں، اب بھی اس حقیقت کو ماننے سے انکار کیا جا رہا ہے کہ ہم باہم ایک دوسرے سے تعلق اور واسطہ رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مثال کے طور پر بہت سے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ یا افریقہ کے حالات سے یورپ اور شمالی امریکہ کے حالات پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح آسٹریلیا اور مشرقِ بعید میں بسنے والے بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں جو فساد برپا ہیں، جیسا کہ یوکرائن اور رشیا کے درمیان تنازعہ ہے، ان فسادات کا ان کی زندگیوں پر اور ان کے ممالک پر کوئی اثر نہیں۔ بالعموم یہی سمجھا جاتا ہے کہ جو آج دنیا میں بڑھتی ہوئی بے چینی اور فساد نظر آ رہا ہے صرف متاثرہ علاقوں تک محدود ہے اور اس کا اثر باہر نہیں پھیلے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہ باتیں تو ایک طرف لیکن اس کے علاوہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جو رویوں اور سمجھ میں ایک بڑی تبدیلی پیدا کر رہا ہے۔ میں جس مسئلہ کی بات کر رہا ہوں وہ امیگریشن ہے اور اس سے بھی وسیع تر مسئلہ تارکین وطن کے نئے

معاشرہ میں ضم ہونے کا ہے۔ بہت سے ممالک میں ہم دیکھتے ہیں کہ مہاجرین کی نوجوان نسل میں بے چینی اور مایوسی بڑھ رہی ہے۔ ان میں سے بعض نوجوان اس حد تک مایوس ہوگئے ہیں کہ انہوں نے شدت پسندی اختیار کرلی اور انتہا پسند گروہوں میں شامل ہوگئے ہیں۔ اس سے فی الحقیقت ایک خوف پیدا ہورہا ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک اس بات کا ادراک کررہے ہیں کہ ان کے اپنے نوجوانوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور یہ امر قوم کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس کے ردِعمل کے طور پر ترقی یافتہ ممالک کی حکومتیں اور قانون نافذ کرنے کے ادارے ایشیائی افراد پر اس امید پر پابندیاں لگانے جا رہی ہیں کہ اس سے ان کے معاشرہ اور افراد کا تحفظ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

تاہم یہ نقطۂ نظر غلط ہے اور ان سنجیدہ نوعیت کے مسائل کا مناسب حل نہیں ہے۔ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ اس مسئلہ کا جامع اور مکمل حل نکالا جائے۔ اسلئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اسلام کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ان مسائل کا حل پیش فرمایا ہے۔ اپنی روشن تعلیمات کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امن کی سنہری کلیدیں ہمیں سونپی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا ہے کہ صرف دنیاوی ذرائع اور مادی خواہشات پر توجہ مرکوز کر کے دنیا کا امن حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے کہ تمام لوگوں کے لئے خواہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، فساد سے بچنے کے لئے اور ناامیدی اور نفرت کے سلگتے شعلوں سے محفوظ رہنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے کہ حقیقی امن کے قیام کے لئے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کی پہچان اور اس کے در پر سرنگوں کرنا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبردار کردیا تھا کہ ایک دور آئیگا جب مسلمان بھی اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات بھلادیں گے اور خداتعالیٰ کی کچھ پروا نہ کریں گے اور ان کا ایمان صرف زبانی وظیفوں تک محدود ہوجائیگا۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے افراد بھی خدا تعالیٰ کی حقیقی پہچان نہ کرسکیں گے، اور وہ جو کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتے وہ خداتعالیٰ کے وجود سے ہی انکاری ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

وہ خدا جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے وہ تمام کائنات کا خالق ہے۔ وہ خدا ہے جس کی بہت سی صفات میں سے ایک 'سلام' یعنی امن قائم کرنے والا بھی ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں سورۃ حشر آیت ۲۴ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا کو بتادو کہ وہ اُس بادشاہ، پاک ذات اور امن دینے والے پر ایمان لائیں۔ 'سلام' کا مطلب ہے کہ وہ ذات جو دنیا کو امن فراہم کرتی ہے اور وہ روشنی ہے جس سے امن کی تمام کرنیں پھوٹتی ہیں۔ لہٰذا تمام تر امن کا منبع ہونے کے ناطے خدا چاہتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان میں ہم آہنگی اور امن قائم رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ والدین اپنے بچوں کے لئے پسند نہیں کرتے کہ وہ آپس میں لڑائی جھگڑا کریں اور گھر میں خرابی کا باعث بنیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق فتنہ و فساد میں پڑے۔ والدین ہمیشہ اپنے اُن بچوں کو پسند کرتے ہیں جو زیادہ اچھی طبیعت کے اور صلح پسند ہوتے ہیں، اسی طرح ملکی قانون بھی انہی کو پسند کرتا ہے جو امن پسند ہیں۔ بعینہٖ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے جو اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکتے ہیں اور پرامن ہیں۔ اگر ہم اس نکتہ پر غور کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ وہ نام نہاد مسلمان جو انتہا پسند نظریات کی پیروی کررہے ہیں وہ اپنے اس دعویٰ میں بالکل غلط ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جہاد بالسیف اور قتل و غارت کا حکم دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جو غزوات ہوئے انہیں اپنے حقیقی تناظر میں دیکھنا چاہئے۔ اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اسلام کے ابتدائی چند سالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم بے رحم مخالفت اور دردناک مظالم کا شکار رہے۔ کئی سال کے صبر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے غیر مسلم حملہ آوروں کے خلاف دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔ یہ اجازت قرآنِ کریم کی سورۃ حج کی آیت 40 میں دی گئی ہے، جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ مسلمانوں پر جنگ مسلط کی گئی ہے اور ان کے لئے جواب دینے اور اپنا دفاع کرنے کے علاوہ کوئی راہ نہیں چھوڑی گئی اس لئے انہیں جنگ کرنے کی اجازت دی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ جواب دینا کیوں ضروری تھا، اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں اس کا جواب دیا ہے، سورۃ حج کی آیت نمبر 41 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو ظالم حملہ آوروں نے ان کے گھروں سے ناحق نکالا اور اگر اللہ تعالیٰ انہیں اس بات کی اجازت نہ دیتا کہ حد سے بڑھنے والوں کو بزورِ بازو ظلم سے روکا جائے تو کوئی بھی امن سے نہ رہ سکتا۔ اگر مسلمان اپنا دفاع نہ کرتے تو اسکے بعد نہ ہی مذہبی لوگ اور نہ ہی دوسرے امن وتحفظ سے رہ سکتے۔

اسی آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مسلمان اپنا دفاع نہ کرتے تو کوئی گرجا، یہودی معبد، راہب خانہ اور مسجد محفوظ نہ رہتی، حالانکہ وہاں لوگ صرف اور صرف خدا کا ذکر کرنے، امن پھیلانے اور اپنے دلوں اور ذہنوں سے ہر قسم کی برائی مٹانے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اسلئے حد سے تجاوز کرنے والے کا ہاتھ روکنے کی جو اجازت اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اگر یہ نہ دی جاتی تو تمام معابد مٹ جاتے اور دنیا کا امن ہی مکمل طور پر تباہ ہوجاتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفاعی جنگ کی اجازت صرف ظلم اور ناانصافی کو ختم کرنے کے لئے دی۔ یہ اجازت ان لوگوں کو روکنے کے لئے دی گئی جو تمام لوگوں کی آزادی اور حقوق سلب کرنا چاہتے تھے۔ یہ اجازت ان لوگوں کو روکنے کے لئے دی گئی جو مذہبی آزادی کی بنیاد کو ہی تباہ کرنے کے درپے تھے اور یہ اجازت صرف اسلام کا دفاع کرنے کے لئے نہیں دی گئی بلکہ تمام مذاہب اور تمام اعتقادات کا تحفظ کرنے کے لئے دی گئی۔ اس آیتِ کریمہ سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملتا ہے کہ مساجد اور دیگر مذاہب کی عبادتگاہیں امن کی آماجگاہیں ہیں اور یہ پیار و محبت پھیلانے کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں نہ کہ کسی بھی قسم کی انتہاپسندی اور نفرت پھیلانے کے لئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پھر سورۃ انفال آیت 62 میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی خوبصورت تعلیم نازل فرمائی ہے جو کہ مسلمانوں کو امن وتحفظ قائم کرنے کے حوالہ سے رہنمائی فراہم کرتی ہے یہاں تک کہ حالتِ جنگ میں بھی۔ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارا دشمن امن اور مفاہمت کے لئے ہاتھ پھیلائے تو اسے بغیر توقف کے قبول کرلینا چاہئے اور اسکے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ لہٰذا بجائے اس کے کہ مفاہمت کی پیشکش میں سنجیدہ نہ ہونے کا گمان کیا جائے اور یہ خیال کیا جائے کہ دشمن دھوکہ کررہا ہے، مسلمانوں کو اللہ پر بھروسہ کرنے کا کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے کہ مسلمانوں کو جہاں بھی ممکن ہو ایک دوسرے سے دوریاں ختم کرنی چاہئیں، حتیٰ کہ ان لوگوں سے بھی جو لامذہب ہیں، خداتعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے دلوں میں اسلام کے خلاف دشمنی رکھتے ہیں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ مسلمان دنیا میں ہم آہنگی قائم کرنے کی خاطر امن کے ہر موقع کو مضبوطی سے تھام لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مزید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایک اور ارشاد کے بارے میں مطلع کیا ہے جو قرآنِ کریم کی سورۃ حٰم سجدہ کی آیت نمبر 35 میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: امن قائم کرنے کی خاطر برائی کا جواب اچھائی اور نیکی کے ذریعہ دیا جائے۔ اس فرمان کے پیچھے جو حکمت کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی نفرت کا جواب محبت سے دے تو کچھ امید ہوتی ہے کہ دشمنی اور تفرقہ کی گہرائی سے دوستی اور اتحاد ابھر آئے۔

یہ کیا ہی خوبصورت تعلیم ہے۔ یقیناً ایسی اَن گنت مثالیں ہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امن، مفاہمت، تحفظ اور محبت کی تعلیم لائے ہیں اور میں نے ان میں سے صرف چند ایک پیش کی ہیں۔ یہ ثابت کرتی ہیں کہ اسلام کا خدا، یعنی اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو اپنی مخلوق کے لئے امن، پیار اور محبت چاہتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اس لئے وہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات انتہاپسندی یا نفرت پھیلاتی ہیں، انہیں اپنے ذہنوں اور دلوں سے ایسے خدشات اور غلط فہمیاں ہمیشہ کے لئے دور کرلینی چاہئیں۔ آجکل جو ہم احمقانہ قتل وغارت اور فساد دیکھتے ہیں اس کا الزام اسلام یا اسلامی تعلیم پر نہیں پڑتا بلکہ یہ ان نام نہاد مسلمانوں کے اعمال کا نتیجہ ہے جو نفرت اور خودغرضی سے بھرے ہوئے ہیں اور جنہوں نے اپنے ذاتی مفادات کے لئے اسلام کی حقیقی روح کو آلودہ کردیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آج خداتعالیٰ کے وعدوں کے موافق صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جو کہ دنیا کو اسلام کی سچی تعلیم سے منور کررہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں مسلمان اور غیر مسلم افراد احمدیہ مسلم جماعت میں شمولیت اختیار کررہے ہیں۔ وہ صرف خداتعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اور حقیقی امن اور اطمینان حاصل کرنے کے لئے احمدی مسلمان بن رہے ہیں۔ یہ احمدی ان مایوس لوگوں کی طرح نہیں ہیں جو اپنے جذبات اور ردِعمل کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اور جس وجہ سے وہ انتہا پسند گروہوں کا حصہ بن رہے ہیں اور ظالمانہ طریق پر دنیا میں اسلام کا پیارا نام خراب کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آج جب اسلام کو بالکل غلط انداز سے پیش کیا جارہا

ہے، ہم احمدی نہ ہمت ہارتے ہیں اور نہ ہی مایوس ہوتے ہیں۔ ہم پختہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہوں گے اور ایک دن دنیا پر اسلام کی حقیقت کا سورج ضرور طلوع ہوگا اور ہر ملک وقوم کے افراد اس کی خوبصورت تعلیمات سمجھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی گذارشات ختم کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ اپنے وقت سے کچھ نکال کر یہاں میری باتیں سننے کے لئے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل کرے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 4 بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔